بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر اے ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / جمعرات ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ / ۶ اخاء ۱۳۶۲ ہش / ۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع

(۵ اکتوبر ۷ بجے شام)

کمزوری کافی بڑھ گئی ہے لیکن بلڈ پریشر پہلے سے بہتر ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین (ڈاکٹر لطیف احمد قریشی چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

آسٹریلیا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی مصروفیات

حضور ایدہ اللہ کی صدارت میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی پہلی مجلس شوریٰ کا انعقاد

مجلس عرفان اور مجلس سوال و جواب میں حضور ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مشرق بعید کے تاریخی اور بابرکت دورہ کے سلسلے میں آسٹریلیا میں قیام فرما ہیں حضور اس براعظم میں اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ پہلی مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھ چکے ہیں اور اس طرح اس براعظم میں اسلام کے غلبہ کا ایک نیا روشن اور تابناک دور شروع ہو چکا ہے

امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی خدمت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی طرف سے بذریعہ ٹیلیفون ۵ - اکتوبر ۱۹۸۳ء کی صبح جو پیغام موصول ہوا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

حضور کی صدارت میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی پہلی مجلس مشاورت ۱۰½ بجے سے ۲½ بجے دوپہر تک ہوئی جس میں جماعت آسٹریلیا کے ۱۵ نمائندے مرکز سے دو اور انڈونیشیا اور فجی

(باقی ص۸ پر)

جلسہ سالانہ سے قبل "الفضل" کی اشاعت ۱۰،۰۰۰

امراء و مربیان کرام فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ روزنامہ "الفضل" کی اشاعت آئندہ سال میں کم از کم دس ہزار تک پہنچائی جائے۔ حضور ایدہ اللہ کی اس مبارک خواہش کی تکمیل کے سلسلہ میں ذمہ داری کا زیادہ تر پہلو امراء کرام اور مربیان سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے کہ وہ ● - اس امر کا تفصیلی جائزہ لیں کہ ان کے ہاں کتنے "الفضل" کے خریدار ہیں ● - گذشتہ جلسہ سالانہ کے بعد خریداری میں کتنا اضافہ ہوا ● - مزید کتنے خریداروں کی بظاہر گنجائش ہے اور انہیں موثر تحریک کرنے کیلئے کیا کوشش ہو رہی ہے ● - ایسے صاحب حیثیت اور مخیر احباب جو الفضل کے ایک سے زائد پرچے جاری کروا سکتے ہیں انہیں بصورت وفد مل کر تحریک کی جائے ● - ایسے احباب کے اسماء معہ پتہ جات نظارت ہذا کو تحریر فرمائے جائیں جنہیں مرکز کی وساطت سے تحریک مفید ہو سکتی ہے ● - ایک یہ صورت بھی مفید ہو سکتی ہے کہ باہم مشورہ سے مقامی طور پر جماعتی تنظیموں کیلئے خریدار مہیا کرنے کے ٹارگٹ مقرر کر لئے جائیں اور اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کیلئے ہر تنظیم اپنے طور پر بھرپور کوشش کرے ● - یہ امر پوری طرح ذہن نشین رہنا چاہیئے کہ پیارے امام کی مبارک خواہش کی تکمیل کے سلسلہ میں جب تک مقررہ ٹارگٹ پورا نہیں ہو جاتا ہر احمدی اپنی جگہ ذمہ دار اور عنداللہ جواب دہ ہے۔ اس لئے اس امر کا پورا اہتمام کیا جائے کہ ہر احمدی فرد تک اس ذمہ داری کی بجا آوری کے سلسلہ میں موثر تحریک پہنچائی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اندر بیشمار ایسے مخلصین موجود ہیں جنہیں انسان کی ظاہری آنکھ نظر انداز کر رہی ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے درپردہ انہیں قربانیوں کے میدان میں مردانگی کے جوہر سے نوازا ہوتا ہے بالفاظ دیگر گودڑیوں میں لعل دبے پڑے ہوتے ہیں اس لئے اس اعلان کے ذریعہ خاکسار جملہ امراء - صدر - مربیان کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا امور کو پیش نظر رکھکر اپنی کوششیں تیز کرتے ہوئے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے آگے بڑھیں اور ساتھ ساتھ عاجزانہ دعائیں بھی جاری رہنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بابرکت اور ثمر آور بنائے اور پیارے آقا کی توقعات پر ہر رنگ اور ہر میدان میں پورا اترنے کی سعادت سے نوازتا رہے۔ (آمین)

خاکسار

سلطان محمود انور

ناظر اصلاح وارشاد

● میرا بھانجا عزیزم فراز احمد نور ابن شیخ نعیم الدین صاحب سرگودھا بہت بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے بلڈ کینسر بتایا ہے بیماری کا اثر اب ٹانگوں پر بھی ہے۔ بچے کی عمر سوا دو سال ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو اپنی جناب سے شفا دے آمین

(امۃ القیوم قریبہ بنت بشیر احمد سیال دارالرحمت غربی ربوہ)

● خاکسار کے والد محترم ملک محمد عبداللہ صاحب ریٹائرڈ کمرشل سپرنٹنڈنٹ (ریلوے) ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ۲۵ دن ہسپتال میں رہنے کے بعد اب محض خدا کے فضل اور احسان اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے روبصحت ہیں الحمد للہ تمام بھائیوں سے درخواست ہے کہ دعا کریں والد صاحب کو خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے کامل شفا دے آمین۔ ابھی کمزوری بہت ہے۔

(عبدالرشید زاہد۔ دارالرحمت شرقی ربوہ

● میرے والد صاحب حیدرآباد دکن گئے ہوئے ہیں اور وہاں بیمار ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق انہیں شوگر کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ علاج جاری ہے احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔

(مسعود احمد پاشا ابن محمود احمد سعید صاحب حیدرآبادی کوارٹر تحریک ربوہ

● مکرم میر عبدالقدیر صاحب مبلغ سویڈن دو ماہ سے دائیں گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر ابھی تک تشخیص نہیں کر سکے۔ بدل بدل کر ادویات استعمال کر رہے ہیں جن سے کبھی افاقہ ہو جاتا ہے اور کبھی تکلیف دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التبشیر ربوہ)

● میرے بھائی شیخ محمود الحسن صاحب ریٹائرڈ آئی سی ایس ستارہ پاکستان مقیم لاہور چھاؤنی کا عنقریب سروسز ہسپتال میں آنکھ کا ایک نازک اور پیچیدہ

(باقی ص۸ پر)

رجسٹرڈ نمبر اے ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ
۶ اخاء ۱۳۶۲ ہش

اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص کا ایک نہایت درخشندہ ثبوت

اللہ تعالیٰ رؤف و رحیم بلکہ ارحم الراحمین ہے۔ وہ اپنی رحمتیں دو طرح نازل فرماتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ایک رحمت اس کی عام ہے اور ایک رحمتِ خاص۔ جہاں تک اس کی رحمتِ عام کا تعلق ہے سو وہ اس وسیع و عریض کائنات پر جملہ موجودات اور ان کے ہر ہر ذرّہ پر ہر لحظہ اور ہر آن نازل ہو رہی ہے۔ یہ اس رحمتِ عام کا ہی نتیجہ ہے کہ ہر شے کا وجود قائم ہے اور وہ اپنی مقصدِ پیدائش کو پورا کر رہا ہے جس شے پر سے بھی وہ رحمت کی نظر ہٹا لیتا ہے وہ کالعدم ہو جاتی ہے۔ اپنی اس رحمتِ عام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف آیت ۱۵۷)

یعنی میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کی ایک رحمتِ خاص بھی ہے، اور اس رحمتِ خاص سے وہ اپنے خاص بندوں اور جماعتوں کو نوازتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس رحمتِ خاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

(آل عمران آیت ۷۴، ۷۵)

ترجمہ:۔ فضل تو یقیناً اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے فضل بخشتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

اپنی اس رحمتِ خاص سے اللہ تعالیٰ اپنی ان غریب اور بے بضاعت جماعتوں کو جنہیں وہ انکی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود اہم اور عظیم الشان کارنامے سرانجام دینے کے لئے قائم فرماتا ہے، بدرجۂ اولیٰ نوازتا ہے۔ یہ اس کی اس رحمتِ خاص کا ہی نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ انہیں مسلسل ایسے عظیم الشان کارنامے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماتا چلا جاتا ہے جو بظاہر ان کی استطاعت اور طاقت سے بالا ہوتے ہیں۔ دنیا والے ان کارناموں پر حیران ہوئے اور ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتے۔

چونکہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ خود قائم فرمایا ہے اور قائم بھی فرمایا ہے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے اس لئے وہ اسے اوّل دن سے ہی اپنی رحمتِ خاص کا موردِ بناتا چلا آ رہا ہے اور یہ اس کی رحمتِ خاص کا ہی نتیجہ ہے کہ یہ چھوٹی سی جماعت اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود عظیم الشان کارنامے سرانجام دیتی ہوئی شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک میں صدہا مساجد اور مشن ہاؤسوں کی تعمیر، نہایت مضبوط و مستحکم مخلص خدائی جماعتوں کا قیام، مغربی افریقہ میں سکولوں اور ہسپتالوں کے ذریعہ خدمتِ خلق کا وسیع نظام، دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی عالمگیر پیمانہ پر اشاعت نیز دنیا کے مختلف ملکوں میں اسلامی اخبارات و جرائد کا اجراء۔ یہ سب کارنامے اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی اس جماعت کو پیہم اپنی رحمتِ خاص کا مورد بناتا اور اس کی ظاہری استطاعت اور طاقت سے کہیں بڑھ کر اسے اہم اور عظیم الشان کارنامے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماتا چلا آ رہا ہے۔

نزولِ رحمتِ خاص کے اس تسلسل کا تازہ ترین اور فتحِ مبین کا آئینہ دار درخشندہ ثبوت ابھی حال ہی میں براعظم آسٹریلیا کے شہر سڈنی کے قریب اس براعظم کی پہلی احمدیہ مسجد کے سنگِ بنیاد کی اہم بالشان تقریب کی شکل میں منصۂ شہود پر آیا ہے جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس وہاں تشریف لے جا کر ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو اس تاریخی مسجد کا اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ سپین میں تعمیر کی گئی وہاں کی سب سے پہلی مسجد یعنی "مسجد بشارت" کے افتتاح کے صرف ایک سال بعد ہی آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسجد یعنی "المسجد بیت الہدیٰ" کا سنگِ بنیاد رکھ کر اس کی تعمیر کا آغاز کرنے کی توفیق ملنا اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص کا درخشندہ ثبوت نہیں تو اور کیا ہے۔ تاریخِ عالم کا یہ اہم اور عظیم واقعہ اس قرآنی صداقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر رہا ہے کہ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے اس تازہ اور اہم بالشان فضلِ خاص پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی استطاعت و طاقت اور ہمت کی آخری حد تک اپنے رب کریم کا شکر ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ شکر ادا کرنے کا اصل طریق کیا ہے؟ اس پر ہم نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک خاص ارشاد کے حوالہ سے اگلے شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق

خدا کی قدرتِ ثانی کا مظہر

برنگِ حضرتِ محمود، طاہر — مثیلِ مصلحِ موعود طاہر
ہوئے ہیں جلوہ فرمائے امامت — ہمارے حاصلِ مقصود طاہر
سجے پھر کیوں نہ اورنگِ خلافت — ہیں زینت بندۂ معبود طاہر
نہ ہو تطہیرِ قلبِ مومناں کیوں — پئے تطہیر ہیں موجود طاہر
سنگھا دیتے ہیں بیہوشوں کو خوشبو — برنگِ مشک و عنبر عود طاہر
پہنچ جاتا ہے وہ منزل پہ جس کو — دکھا دیں منزلِ مقصود طاہر
دعا سے قلعۂ دجالیت کو — کریں گے نیست اور نابود طاہر
درونِ عصرِ حاضر واسطہ ہیں — میانِ عابد و معبود طاہر
خدا کی قدرتِ ثانی کا مظہر — غلامِ مہدیٔ مسعود طاہر
غریبوں میں بھی عیدی بٹ رہی ہے — ہیں وہ بحرِ سخا و جود طاہر

بحمد اللہ دیا پھر حق نے اے قیس
امامِ مظہرِ موعود طاہر

(قیس مینائی نجیب آبادی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصوف

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ایک پُر معارف خطبہ

(سنٹرل لائبریری بہاول پور میں قدیم اردو جرائد و رسائل کا ایک عمدہ ذخیرہ موجود ہے۔ ۲۲ر ستمبر ۱۹۸۳ء کو مجھے اس علمی خزانہ سے استفادہ کا موقع میسر آیا۔ دوران مطالعہ دہلی کے نامور صوفی المشرب عالم اور صاحب طرز ادیب جناب خواجہ حسن نظامی مرحوم کے رسالہ "نظام المشائخ" (۲۸ر نومبر ۱۹۱۱ء) میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے درج ذیل پُر معارف خطبہ پر نظر پڑی۔ یہ خطبہ اگرچہ اخبار "بدر" ۲۷ر جنوری ۱۹۱۱ء میں بھی شائع شدہ ہے۔ مگر اپنی اس خصوصیت کے اعتبار سے کہ وہ تصوف کے تمام معروف سلسلوں کے لئے مشعل راہ ہے اور ایک بے مثال عاشق قرآن کے مبارک ہونٹوں سے نکلا ہے، غایت درجہ اہمیت رکھتا ہے اور مسلمانان عالم کو دعوت دیتا ہے کہ وہ چودہ صدیاں پیچھے پلٹ جائیں اور دنیائے شریعت و طریقت و حقیقت کے حقیقی شہنشاہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سکھلائے ہوئے قرآنی تصوف سے اپنے سینوں کو منور اپنی روحوں کو مصفےٰ اور اپنے قلوب کو ایسا صیقل کرلیں کہ ان میں خدا اور مصطفےٰ کی عظیم تجلیات جلوہ گر ہو جائیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔

(دوست محمد شاہد)

یہ علامہ نور الدین صاحب قادیانی کی ایک تقریر ہے جو آپ نے اپنے ایک مقتدر مرید کی درخواست پر کسی جمعہ کو فرمائی تھی۔ منشی دوست محمد مجانہ کے ہم ممنون ہیں کہ انہوں نے اسے نظام المشائخ کے لئے مرتب کر کے بھیج دیا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الٓر کتٰب انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید اللہ الذی لہ ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض و ویل للکٰفرین من عذاب شدید ۝
(ابراہیم ع ۱)

تصوف کیا چیز ہے؟ یہ آیت میں نے اسی نقطۂ خیال پر پڑھی ہے۔ یہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنے والا فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا گذرتا ہے کہ اس کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعظ موجب بنتا ہے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جانے کا۔ مگر ایک اور جگہ پر فرمایا اللہ ولی الذین اٰمنو یخرجھم من الظلمٰت الی النور گویا وہی نسبت جو پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف فرمائی۔ پھر اللہ نے وہی کام اپنی طرف منسوب فرمایا۔ یہ بات قابل غور ہے۔ حضرت جبریل نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے۔

اور پہلا سوال یہی کیا یا محمد اخبرنی عن الاسلام۔ اسلام نام ہے فرمانبرداری کا سارے جہان کو تو موقع نہیں کہ اللہ کی باتیں سنے اس لئے پہلے نبیؐ سنتا ہے۔ پھر اوروں کو سناتا ہے۔ سو پہلا مرتبہ یہی ہے کہ نبی کی صحبت میں رہے اور اس سے فرمانبرداری کی راہیں سنے اور سیکھے۔ چنانچہ اس بناء پر نبی کریم صلعم نے یہ سمجھایا کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنی سردست تم میرے تابع ہو جاؤ۔ اس کی تعمیل میں اسلام لانے والوں نے جیسا انہیں نبی کریمؐ نے سمجھایا کیا۔

کلمہ سکھایا۔ کلمہ پڑھ لیا۔ نماز سکھائی تو نماز پڑھ لی۔ روزہ حج زکوٰۃ جس طرح فرمایا اسی طرح ادا کیا۔ یہ اسلام ہے۔ چنانچہ جبریلؑ کے کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

الاسلام ان تشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ۔ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ۔ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلاً

مگر چونکہ منافق لوگ بھی ایسی باتوں میں شریک ہو سکتے ہیں اس لئے اس سے اوپر ایک اور مرتبہ ہے وہ یوں کہ

جب انسان یہ اعمال کرتا ہے اور ان کے فوائد و ثمرات مرتب ہوتے ہیں تو پھر عقائد اس کے دل میں گڑ جاتے ہیں، یہ ایمان کا مرتبہ ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ آتے ہیں تو آپؐ کی باتیں سنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں۔ اور اس طرح پر اُن کو اسلام سے ایمان کا مرتبہ ملتا۔ اور وہ کئی ظلمات سے نکل کر نور میں آجاتے۔ پہلی ظلمت تو کفار کی مجلس تھی جس کو چھوڑ کر وہ حضور نبویؐ میں آئے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے کئی ڈاکوؤں سے پوچھا ہے کہ تمہیں کبھی رحم نہیں آتا۔ تم کیسے حیرت انگیز بے رحمی کے کام کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں رحم آتا ہے۔

مگر تنہائی میں۔ لیکن جب ہم اپنے ہمجولیوں میں بیٹھتے ہیں تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے۔ یہ ان کی صحبت کی ظلمت کا اثر ہے۔ مواعیظ نبویؐ آہستہ آہستہ اثر کرتے رہے۔ پھر اللہ کے احکام کی تعمیل کا شوق پیدا ہوتا ہے اور چونکہ احکام الٰہی کے مظہر اوّل ملائکہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان پر ایمان لاتا ہے جو اس کے دل میں پاک تحریکیں کرتے ہیں۔ تو یہ ان کی تحریکات کی فرمانبرداری کرتا ہے پھر اس کے بعد چونکہ ملائکہ کا تعلق شدید نبی سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی باتوں پر ایمان لاتا ہے اور ان کی تعمیل کرتا ہے۔ وہ نبیؐ کو پہلے بھی دیکھتا تھا۔ مگر وہ دیکھنا دراصل نہ دیکھنا تھا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ینظرون الیک وھم لا یبصرون اس کے بعد اس کی معرفت بڑھتی ہے اور وہ نبی کو اس کی نبوت کی حیثیت سے پہچانتا ہے تو اس کی کتاب کو پڑھتا ہے پھر جزا و سزا کے مسئلہ پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس طرح اس کا ایمان آہستہ آہستہ بڑھتا ہے چنانچہ جبریلؑ کے سوال ما الایمان کے جواب میں نبی کریم صلعم نے فرمایا ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر و تؤمن بالقدر خیرہ وشرہ۔

غرض جب مومن کفر و شرک کی ظلمات سے قوم کے رسوم قوم کے تعلقات بزرگوں کی یادداشتوں کی ظلمات سے صحبت نبوی کی برکات کے ذریعہ نکلتا ہے اور اس کے دل سے حب لغیر اللہ اٹھتی جاتی ہے تو پھر وہ اللہ جل شانہ کے سارے احکام کو شرح صدر سے مانتا اور اس کے لئے تمام ماسوے اللہ کے تعلقات کو توڑ دیتا ہے۔ اور محض اللہ ہی کا ہو جاتا ہے۔ تو یہ تیسرا درجہ ہے جسے احسان کہتے ہیں۔

اور یہ مومن کی اس حالت کا نام ہے جب اسے ہر حال میں اپنا مولیٰ گویا نظر آنے لگتا ہے اور وہ مولیٰ کی نظر عنایت کے نیچے آجاتا ہے اور وہ غالباً اس کی رضامندی کے خلاف کوئی حرکت و سکون نہیں کرتا۔ چنانچہ جبریلؑ کے سوال اخبرنی عن الاحسان کے جواب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یرٰک۔

تو اللہ کی فرمانبرداری ایسی کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو نہیں دیکھتا تو یہ سمجھے کہ وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ مثال کے طور پر یہ دیکھ لو۔ جب انسان کسی امیر یا بادشاہ کو اپنا محسن و مربی سمجھے تو پھر اس کے سامنے اور سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اور اس کے مقابل میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا یا مثلاً بعض لوگ مکان بناتے ہیں تو اس کی تعمیر کی فکر میں ایسے مبہوت ہو جاتے ہیں کہ گویا مکان میں فنا ہو گئے ہیں۔

مومن کو چاہیئے کہ اس طرح پر اللہ تعالےٰ کی محبت میں فنا ہو جاوے۔ یہاں تک کہ اس کے بغیر اسے کوئی خیال نہ رہے۔ اس درجۂ احسان کو دوسرے لفظوں میں تصوف کہتے ہیں۔ اور ان کا نام صوفی ہے لصفاء اسرارھم و نقاء احقارھم ان کے دلی خیالات صاف ہوتے ہیں۔ ان کے اعمال میں کوئی کدورت نہیں ہوتی۔ ان کا معاملہ اللہ کے ساتھ صاف ہوتا ہے وہ خدا کے حضور احکام کی تعمیل کے لئے اوّل صف میں کھڑے ہونے والے ہوتے ہیں۔ وہ اس دار الغرور میں دل نہیں لگاتے

چنانچہ تصوف کی تعریف میں فرمایا۔ التجافی من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود صوفی موت کی تیاری کرتا ہے قبل اس کہ موت نازل ہو ظاہر و باطنی طور پر پاکیزہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ تجارت و بیع اس کو اللہ تعالےٰ سے غافل نہیں کرتی (رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ) اصحاب صفہ انہی لوگوں میں سے تھے۔ یہ لوگ دن بھر محنت و مشقت کرتے اس سے اپنا گذارہ کرتے اور اپنے بھائیوں کو بھی کھلاتے اور پھر رات بھر وہ تھے اور قرآن شریف کا مشغلہ۔

یہ قوم کس طرح تیار ہوئی؟

صحابہ میں تین گروہ تھے۔ بعض ایسے کہ حضور نبوی میں آئے۔ کچھ کلمات سنے۔ کچھ مسائل پوچھے پھر چلے گئے۔ اور بس۔ نماز پڑھ لی۔ زکوٰۃ دی روزہ رکھا۔ بشرط استطاعت حج کیا اور معروف امور کے کرنے اور نواہی سے رکنے میں حسب مقدور کوشاں رہے۔

اور بعض ایسے جو اکثر صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے رہتے اس مخلوق کے اندر ایمان رچا ہوا تھا سخت سے سخت تکلیف و مصیبت اور دکھ اور اعلیٰ درجہ کی راحت آرام اور سکھ میں ان کا قدم یکساں خدا کی طرف بڑھتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہی لوگوں میں سے خواص ایسے تیار ہو گئے کہ خدا ان کا متولی ہو گیا۔ مجھے اس موقع پر ایک مصرعہ یاد آ گیا

؎ قوم ھم ھمھم باللہ قد علقت۔

"ایسے لوگ ہیں کہ سارا خیال ان کو اللہ کا رہ جاتا ہے اور اس کے بغیر کسی کے ساتھ حقیقی تعلق نہیں رکھتے۔ نبی کی اتباع وہ کرتے ہیں۔ مگر اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا بادشاہ کی اطاعت کرتے ہیں تو اسی لئے کہ اللہ نے حکم دیا۔ بیوی بچوں سے نیک سلوک بھی اسی لئے کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے کاروبار کرتے ہیں۔ چھوڑ نہیں بیٹھتے۔ مگر یہ سب باتیں۔ یہ سب کام ان کے للہ ہوتے ہیں۔ فرمایا

فمطلب القوم مولاھم وسیدھم
باحسن مطلبھم للواحد الصمد

نبی کریم صلعم کسطرح تصوف کی طرف توجہ دلاتے تھے؟۔

سو اس بارے میں میں بتا چکا ہوں کہ پہلے اسلام سکھاتے تھے پھر ایمان بڑھتا جاتا تھا اور اخیر میں احسان کا درجہ تھا۔

چنانچہ فرماتا ہے یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ یعنی پہلے لوگوں کو احکام الٰہی سنائے جاویں۔ ان کو کتاب وحکمت سکھائی جاوے پھر ان کا تزکیہ ہو۔ تین مرتبے ہیں۔ یتلوا۔ یعلمھم یزکیھم۔ حدیث میں ان کو اسلام ایمان احسان سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

تزکیہ کس رنگ میں فرماتے:۔

رسول کریم جب اپنا فرمانبردار کسی کو دیکھتے تو پھر اس کے لئے دعائیں کرتے اور اسی طرح اللہ کا فضل خصوصیت سے اس پر نازل ہوتا۔ اور خدا تعالےٰ خود اس کا متولی ہو جاتا۔

صحابہ میں بھی تین قسم کے لوگ تھے۔ ایک معلم۔ چنانچہ ابوہریرہؓ۔ عبداللہ بن عمرؓ۔ انس بن مالکؓ۔ یہ جس قدر لوگ ہیں احکام سناتے رہے۔

صحابہ میں بعض خواص ایسے تھے کہ ان سے بہت کم احادیث سناتے جیسے خلفاء راشدین بالخصوص حضرت ابوبکرؓ۔ مگر جو حدیثیں انہوں نے سنائیں وہ جامع ہیں کہ ان سے بہت سے احکام نکل سکتے ہیں۔

بعد اس کے جب لوگوں میں کمی آ گئی تو صحابہ کے آخری اور تابعین کے ابتدائی زمانے میں بادشاہ الگ ہو گئے اور معلم لوگ الگ۔ جو معلم اسلام کے تھے وہ فقہا کہلائے۔ گویا ایک طرف بادشاہ تھے اور ایک طرف فقہا جن کے ذمے تعلیم کتاب اور تزکیہ یا احسان کا کام تھا۔ یہی اہل اللہ تھے۔ چونکہ ایک وقت میں دو خلفاء بیعت نہیں لے سکتے۔ اس لئے ان لوگوں نے بجائے بیعت کے کچھ نشان اپنی خدمت گذاری کے لئے مقرر کر لئے۔

مشہور پیر قافلہ جنید بغدادیؒ ایک دفعہ بچے ہی تھے کہ مکہ معظمہ میں اولیائے کرام کی صحبت میں چلے گئے۔ جہاں محبت الٰہی میں مکالمہ ہو رہا تھا۔ ان لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے کہا۔

لہ عھد ذاھب عن نفسہ
متصل بذکر ربہ قائم باذاقتہ
ان تکلم فباللہ وفی اللہ وان
تحرک فباموراللہ وان سکن
فمع اللہ۔

جس کے مختصر معنے یہ ہیں کہ صوفی وہ ہے جو اپنا ارادہ سب چھوڑ دے۔ کام کرے مگر خدا کے حکم سے۔ ہر وقت خدا کی یاد سے اس کا تعلق دائمی رہے وہ بیوی سے صحبت کرے مگر اس لئے کہ عاشروھن بالمعروف کا حکم ہے۔ کھانا کھائے مگر اس لئے کہ کلوا خدا کا حکم ہے۔ یہ بڑا سخت مجاہدہ ہے۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے آٹھ پہر میں انسان اس میں کئی بار فیل ہو جاتا ہے الا من عصمہ اللہ۔ غرض وہ شخص اللہ کے تمام احکام ادا کرتا ہے جب بولتا ہے تو خدا کی تعلیم کے مطابق۔ ہلتا ہے تو اللہ کے حکم سے ٹھہرتا ہے تو اللہ کے ارشاد سے۔

یہ سن کر سب چیخ اٹھے کہ یہ عراقی لڑکا تاج العارفین نظر آتا ہے۔ ان کے اتباع بہت لوگ نظر آتے ہیں۔

غرض معلمین سے ایک گروہ تو فقہا کا تھا چنانچہ امام ابوحنیفہ۔ شافعی۔ مالک احمد بن حنبل داؤد امام بخاری۔ اسحٰق بن راہویہ رحمہم اللہ یہ سب لوگ حامیٔ اسلام گذرے ہیں۔ انہوں نے بادشاہوں کا ہاتھ خوب بٹایا۔

دوسرا گروہ متکلمین کا ہے جن میں امام ابوالمنصور الماتریدی۔ الامام ابوالحسن الاشعری۔ ابن حزم۔ امام غزالی۔ امام رازی۔ شیخ تیمیہ۔ شیخ ابن قیم رحمہم اللہ ہیں۔

تیسرا گروہ جنہوں نے احسان کو بیان کیا ہے۔ ان میں سید عبدالقادر جیلانیؒ بڑا عظیم الشان انسان گذرا ہے۔ ان کی دو کتابیں بہت مفید ہیں۔ ایک فتح الربانی دوم فتوح الغیب۔ دوسرا مرد خدا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ہے جنہوں نے عوارف لکھ کر مخلوق پر احسان کیا ہے تیسرا آدمی جس کے بارے میں بعض علماء نے جھگڑا کیا ہے۔ مگر میں تو اچھا سمجھتا ہوں۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ ہے۔ پھر ان سے اتر کر امام شعرانیؒ گذرے ہیں۔ پھر محمد انصاریؒ ہیں۔

ہزار صدی کے بعد شاہ ولی اللہؒ صاحب ہیں مجدد الف ثانیؒ ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی تصنیف پر زور دیا ہے۔ مگر صرف روحانیت سے جنہوں نے اللہ تعالےٰ کا نام سکھایا ہے۔ ان میں حضرت معین الدین چشتیؒ ہیں حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ ہیں۔ حضرت فرید الدین شکر گنج ہیں حضرت نظام الدین محبوب الٰہی ہیں۔ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی ہیں رحمہم اللہ۔ یہ سب کے سب خدا کے خاص بندے تھے۔ ان کی تصانیف سے پتہ لگتا ہے کہ ان کو قرآن شریف و احادیث سے کیا محبت تھی۔ نبی کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا تعلق تھا۔ یہ بے نظیر مخلوقات تھی۔ بڑا بدبخت ہے وہ جو ان میں سے کسی کے ساتھ نفار رکھتا ہو۔ یہ باتیں میں نے علی وجہ البصیرت کہی ہیں۔"

(نظام المشائخ دہلی ۲۸ نومبر ۱۹۱۱ء ص ۲۲-۲۹)

درخواستِ ہائے دعا

- میرے بڑے بھائی منظور احمد بھٹی صاحب کی اہلیہ بیمار رہتی ہیں۔
(افضال احمد بھٹی دارالیمن غربی ربوہ)

- مجھے عرصہ دو سال سے گلے کی تکلیف ہے۔ صاف باتیں نہیں کر سکتا بولنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔
(حاجی خلیل الرحمٰن خان حسین آباد پشاور)

- خاکسار چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (ظفر احمد ویس نصیر آباد ربوہ)

- میری بہن عقیلہ یاسمین مقیم جرمنی کو چند پریشانیاں ہیں۔ نیز خاکسار نے ایف۔ اے کا امتحان دینا ہے۔
(گوہر مقصود عطا دارالرحمت غربی ربوہ)

- میرے سسر محمد اسلم صاحب کچھ دنوں سے بائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چلنے میں بہت دشواری ہے (نعیم احمد خان۔ عالمگیر پارک لاہور)

- میرا بیٹا عزیزم توصیف الرحمٰن میشر عرصہ پانچ سال سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ نیز میری بیٹی عزیزہ درشہوار کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔
(سیٹھی حفیظ الرحمٰن دارالرحمت شرقی ربوہ)

- میری بہو اہلیہ ناصر احمد ظفر صاحب ریلوے گارڈ خانیوال ایک طویل عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے بولنے اور کروٹ لینے سے بھی معذور ہیں
(محمد ابراہیم شاد چک چھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

- میرے بھائی نصیر احمد صاحب بجلی کا جھٹکا لگنے سے بیمار ہیں (کمال احمد کارکن وکالت مال ثانی)

- میری بھانجی سیدہ نزہت فرید بخاری بنت مبارک احمد شاہ بخاری صاحب کا لنڈن کے ایک ہسپتال میں اپریشن ہونا ہے
(مسعود احمد شاہ ڈھل گیٹ تحصیل کھاریاں۔

- میرے والد صاحب محمد یوسف جہاں کو بلڈ شوگر ہے ہسپتال میں داخل ہیں
(منصور احمد ملک دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

- میرے دادا مکرم چوہدری احمد دین صاحب چھٹہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔
(خلیل احمد طاہر چھٹہ۔ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر نواب شاہ)

- میرا بھانجا عزیزم فواد طاہر شدید بیمار ہے (ظفر اللہ ملک واپڈا راولپنڈی

- برادرم مکرم جاوید احمد صدیقی صاحب ابن قاضی بشیر احمد صاحب گزشتہ ماہ ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے کسی حد تک افاقہ ہے۔
(عزیز الحق رامہ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاء الدین)

- میری طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے۔ نیز میری بچی عالیہ نزہت بھی بیمار ہے اور میری امی جان کا آنکھ کا اپریشن ہوا ہے نیز انہیں جسم کے دائیں حصہ میں فالج کا حملہ ہوا ہے۔
(رشید طفیل اعوان اہلیہ رفاہ الدین صاحب کوئٹہ۔

- میرے بھتیجے چوہدری محمد ابراہیم صاحب (شہداد پور) پر کچھ عرصہ قبل فالج کا حملہ ہوا تھا۔ بایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کام نہیں کر رہے۔ نیز میری نواسی عزیزہ امۃ الحفیظ بنت چوہدری مختار احمد صاحب (شہداد پور) بھی فالج کی وجہ سے صاحب فراش ہے
(چوہدری برکت علی نگلی۔ دارالصدر غربی ربوہ)

- مکرم عطا محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ بستی رنداں عرصہ سے تپش پیشاب کی وجہ سے صاحب فراش ہیں
(بشارت احمد خان۔ بستی رنداں۔ ڈی جی خاں)

احباب جماعت ان بیماروں کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں اور جو احباب پریشانیوں میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔

"جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے ابا جان حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی

مکرمہ نسیم فرحت صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالحفیظ صاحب مرحوم مبلغ فجی

ہمارے بے حد پیارے اور شفیق ابا جان محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء رات گیارہ بجے اپنے پیارے خالق حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

ابا جان پیدائشی احمدی تھے۔ ہمارے دادا جان کی بہت خواہش تھی کہ آپ اپنی زندگی وقف کریں۔ چنانچہ ابتدائی تعلیم کے بعد ابا جان نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ آپ بہت محنتی جفاکش اور دعاگو انسان تھے سلسلہ احمدیہ اور خلافت سے بے حد محبت رکھنے والے تھے

مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے جب آپ نے میدان عمل میں قدم رکھا تو پوری تندہی اور محنت شاقہ سے ہر کام انجام دیا۔ اندازاً انہی دنوں میں دادا جان نے ایک خواب دیکھا جو ابا جان کی ڈائری میں درج ہے۔ دادا جان فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد اقصیٰ قادیان کی محراب میں تشریف فرما ہیں اور جماعت کے دوست باادب طریق سے صفوں میں بیٹھے ہیں ایک طرف سے باری باری ایک ایک شخص آتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں کوئی نہ کوئی درخواست کرکے چلا جاتا ہے۔ جب میری باری آئی تو میں اٹھ کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے حضور علیہ السلام سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد درخواست کی کہ حضور میرے لڑکے محمد اسمٰعیل کے متعلق دعا فرمائیں چنانچہ حضور نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔"

کام کرنے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر آپ کے اندر بھرا ہوا تھا۔ لوگ وقتاً فوقتاً اپنے کاموں کے لئے آتے رہتے تھے۔ تپتی دوپہر ہو یا سخت سردی کبھی کسی کے کام کرنے میں تامل نہ کرتے تھے۔ طبیعت میں خودداری بہت تھی۔ اور سب بچوں کو بھی اسی پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے تھے۔ امی جان قادیان سے ہجرت کرکے لاہور آئیں تو ابا جان ان دنوں لکھنؤ میں تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جب پاکستان آئے تو حضرت مصلح موعود رضؓ نے آپ کو فیصل آباد کی جماعتوں کو منظم کرنے کا حکم دیا۔ آپ سخت سردی میں سائیکل پر ضلع لائل پور کا دورہ کرتے اور جہاں جہاں احمدی ہجرت کے بعد آباد ہوئے تھے ان کی دلداری کرتے اور اس طرح مختلف علاقوں میں جماعت بندی کا کام بڑی محنت سے کیا۔ اسی طرح ۱۹۵۳ء میں آپ نے پورے خلوص اور جذبے کے ساتھ بہادری سے حالات کا مقابلہ کیا۔ لائل پور کی جماعت کی حوصلہ افزائی کی اور فرداً فرداً ساری جماعت کا خیال رکھتے تھے۔

ابا جان کی زندگی میں پے در پے صدمات آئے مگر ہم نے انہیں ہر حال میں راضی برضا ہی دیکھا۔ ہمارے ایک بھائی کی وفات کے موقعہ پر ابا جان کی ڈائری میں مندرجہ ذیل عبارت درج ہے:۔

"۱۲ اخاء ۱۳۴۳ ہش کو عاجز کا بہت خوبصورت اور پیارا بچہ بعمر سوا چار ماہ اپنے مولا حقیقی سے جا ملا۔ سات آٹھ روز لبارضہ نمونیہ سخت بیمار رہا کوئی علاج بھی کارگر نہ ہوا۔ جب تک اللہ تعالےٰ کا اذن نہ ہو علاج کوئی چیز نہیں۔ احباب جماعت بھی بڑی محبت اور خلوص سے دعائیں کرتے رہے مگر اللہ تعالےٰ کی تقدیر غالب آئی ۱۲ اخاء ۱۳۴۳ ہش کو پونے چار بجے صبح جب خاکسار کی اہلیہ نے مجھے جگایا تو میں جاگتے ہی سمجھ گیا اور جب بچہ کو دیکھا تو وہ ابدی زندگی کے سفر پر روانہ ہو چکا تھا خاکسار نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ اپنی اہلیہ اور بچوں کو تسلی دی اور صبر کی تلقین کی وضو کرکے دو نفل پڑھے اور اپنے مالک کے سامنے عرض کیا کہ ہم تیری تقدیر پر انشراح صدر سے راضی ہیں تو ہمیں اپنی محبت عطا فرما اور اپنی رضا کے راستے پر چلا اور اس بچہ کو جو ہم سے رخصت ہو کر تیرے حضور حاضر ہو گیا ہے اگلی دنیا میں اس کے ذریعے ہمارے لئے حسنات مہیا فرما اور اس کی روح کو طمانیت اور مسرت عطا فرما۔ اس کے بعد احباب جماعت اور اپنے رشتہ داروں کو خبر پہنچانے کا انتظام کیا۔ فجر کی نماز مسجد میں جا کر ادا کی نماز کے بعد حسب معمول قرآن مجید کا درس دیا درس کے بعد مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ مولوی صاحب کا بچہ کئی دنوں سے بیمار تھا۔ باقی دوستوں کی طرح میں بھی بچہ کی صحت کے لئے دعا میں مصروف تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے اور اس بچے کی وفات پر مولوی صاحب کو راضی بقضا صابر اور مطمئن دیکھا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے صاحبزادہ مرزا مبارک احمدؓ کی وفات پر مطمئن صابر اور راضی بقضا تھے۔ چنانچہ آج مسجد میں آکر میں نے اس خواب کو حرف بحرف پورے ہوتے دیکھا۔ جب خاکسار نے دیکھا کہ جس بچہ کی بیماری پر مولوی صاحب بہت پریشان تھے آج جب وہ فوت ہو گیا ہے تو مولوی صاحب نے کمال صبر سے حسب دستور اپنا کام جاری رکھا نماز پڑھائی درس دیا اور اس کے بعد اطمینان سے دوستوں کے ساتھ باتیں کرتے رہے اور جب میں یہ سب دیکھ چکا تو میں نے ضروری سمجھا کہ اپنا خواب بیان کروں جو ہو بہو اسی طرح پورا ہوا جس طرح دیکھا تھا۔"

اسی طرح ۷ اگست ۱۹۸۱ء کو جب میرے میاں حافظ عبدالحفیظ صاحب جو فجی میں ایک حادثے میں شہید ہوئے کی وفات کی اطلاع موصول ہوئی تو میں بہاولپور مکرم حافظ صاحب کے والدین کے پاس گئی ہوئی تھی۔ سیلاب اور بارشوں کے باعث ہماری گاڑی ۱۲ گھنٹے لیٹ ہو گئی یہ وقت ابا جان نے سخت کرب اور پریشانی اور دعا میں گزارا اور جب میرے پہنچنے کی اطلاع ملی تو ابا جان گھر سے باہر آ گئے مجھے گلے لگا لیا۔ تھپکیاں دیں۔ ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے۔ میری بیٹی تو بہت بہادر ہے۔ بہت حوصلہ والی ہے رونا نہیں صبر کرو اور بچوں کو سنبھالو۔ اس کے بعد خود بھی ضبط اور صبر کا پیکر ہی رہے جنازہ گھر پہنچا تو چہرہ دیکھنے آئے مجھے آج بھی وہ منظر یاد ہے آپ مکرم حافظ صاحب کے تابوت کے دائیں جانب کھڑے تھے اور منہ سے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔

یغفر اللہ لنا ولکم انتم
سلفنا ونحن بالاثر وانا
ان شاء اللہ بکم لاحقون۔

اور ٹھیک دو سال بعد آپ بھی اپنے پیارے بلانے والے کے حضور حاضر ہو گئے آپ ایک لمبا عرصہ سے بیمار تھے دو ماہ پہلے سخت بیمار ہو گئے۔ بیماری کے دوران سب سے یہی کہا کہ انجام بخیر کی دعا کریں۔

رمضان المبارک کے شروع میں جب میں بچوں کے ہمراہ بہاولپور جانے لگی تو مجھے کہنے لگے کہ جاؤ ضرور مگر عید کے بعد جلدی آنے کی کوشش کرنا ساتھ مجھے تاکید کی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور دونوں کی اچھی تربیت کرے تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث سنا کر مجھے کہا کہ بیٹی میری چھ بیٹیاں ہیں اگر سب بچیاں مل کر میرے لئے دعا کریں تو ہو نہیں سکتا کہ میرا خدا مجھے معاف نہ کرے۔

بیٹیوں کے ساتھ پیار کا یہ عالم تھا کہ ہم میں سے ہر کوئی یہ سمجھتا تھا کہ ابا جان مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم بہنوں کو پاس بٹھا کر پیاری پیاری باتیں کر رہے تھے کہ کسی بات پر ہنستے ہوئے جوش میں آکر سب کو اکٹھے گلے لگا لیا۔ اس وقت گھر میں کام کرنے والی موجود تھی کہنے لگی میاں جی آپ بچیوں کو ڈھیر پیار کرتے ہیں اس لئے خدا آپ کو بیٹیاں دیتا ہے ابا جان بہت خوش ہوئے کہنے لگے تم سب گواہ رہنا کہ میں بیٹیوں سے کبھی ناراض نہیں ہوا اور خدا کی اس دین کی کبھی ناقدری نہیں کی۔ جب بھی ہم لوگوں نے ابا جان سے ملنے جانا جب تک صحت مند تھے ہمیشہ مجھے دیکھ کر دروازے کی طرف لپکتے تھے۔ گلے لگا کر پیار کرتے۔

بچوں کو گود میں اٹھا کر ایک ایک سے پوچھتے۔

سب بچوں سے بہت محبت تھی۔ مگر میرے بیٹے عطاء الوہاب سے ان کی محبت کا رنگ ہی جدا تھا۔ اس کی ہر بات مانتے۔ گھنٹوں کندھوں پر اٹھائے پھرتے۔ اس کی ذرا سی تکلیف پر تڑپ اٹھتے تھے۔ مکرم حافظ صاحب کی وفات کے معاً بعد یہ بیمار ہو گیا۔ بے حد ضدی اور چڑچڑا۔ ایسے میں رات گئے اسے اٹھائے اٹھائے پھرتے اس کی دوا وغیرہ کا خاص خیال رکھتے۔ بار بار تاکید کرتے کہ وقت پر دوا دی جائے۔ اکثر اس کی ضد ہوتی کہ نانا ابا گھوڑا بنیں۔ اسے کندھوں پر اٹھا لیتے اور وہ بہت خوش ہوتا۔ اسے خوش دیکھ کر نہال ہو جاتے۔ ایک دفعہ ابا جان کی تکلیف کے خیال سے میں نے اسے منع کیا تو ابا جان مجھے کہنے لگے کہ اسے کندھوں پر بٹھا کر مجھے جو لطف اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ مجھے اس سے محروم نہ کرو۔ ایک دفعہ مجھے کہنے لگے کہ جب عطو میرے کندھوں پر سوار ہوتا ہے تو گویا مجھ پر اس کا احسان ہوتا ہے۔

روزانہ صبح سیر کے لئے بچوں کو لے جاتے راستے میں باتوں باتوں میں ان کو نصائح کرتے اور تربیت کی خاطر مختلف طریقے سے سمجھاتے تھے۔

اے خدا تو ہمیں صبر جمیل عطا فرما اور اے خدا تو اپنی بے شمار رحمتیں برکتیں اور فضل نازل فرما اس وجود پر اور رحم فرما اس طرح جس طرح اپنی زندگی کے ہر لمحہ وہ ہم پر رحم فرماتے تھے۔ آمین اللھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

بیاہ شادی

ہر انسان بیاہ شادی کے موقع پر اپنی استطاعت کے مطابق فیاضی سے خرچ کرتا ہے۔ ایسے خوشی کے مواقع پر اپنے ملنے جلنے والے اور غریب بھائیوں کے نام اخبار الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کو خوش کریں۔ خطبہ نمبر کی قیمت ۳۵/- روپے سالانہ اور روزانہ پرچہ کی قیمت ۱۲۵/- روپے سالانہ ہے۔
اس طرح سے بھی اپنے پیارے امام کے ارشاد کو پورا کرنے میں بھی حصہ لے سکیں گے اور الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں مدد کر سکیں گے۔ (مینیجر الفضل)

اعلانِ دارالقضاء

۱۔ محمد جمیل ولد فقیر محمد ۲۸/۴ دارالیمن غربی نے درخواست کی ہے کہ ان کے والد وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام پلاٹ ۲۸/۴ دارالیمن غربی الاٹ شدہ ہے۔ مرحوم کے درج ذیل وارثان ہیں
۱۔ خدا بخش ۲۔ محمد جمیل ۳۔ طاہر محمود ۴۔ لال دین ۵۔ محمد شریف مرحوم اور لڑکیوں میں ۶۔ رضیہ بیگم ۷۔ ریشم بی بی ۸۔ حمیدہ بی بی ۹۔ رمضان بی بی ۱۰۔ رشیدہ بی بی مرحومہ محمد شریف صاحب مرحوم اور رشیدہ بی بی صاحبہ مرحومہ والد صاحب کی وفات کیوقت زندہ تھے۔ وارثان میں اس پلاٹ کی تقسیم بحصص شرعی کی جانے کی درخواست ہے
۱۔ وارثان رشیدہ بی بی صاحبہ مرحومہ ۲۔ حمیدہ بی بی ۳۔ ریشم بی بی ۴۔ خدا بخش ۵ رمضان بی بی ۶۔ لال دین نے اپنا حصہ میرے (یعنی محمد جمیل) کے نام کئے جانے سے اتفاق کیا ہے۔
وارثان یا غیر وارثان میں سے کسی کو اس تقسیم پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ دن کے اندر پیش کرے۔

۲۔" بروئے فیصلہ دارالقضاء ملک عبدالقدیر صاحب مرحوم آف گنج مغلپورہ لاہور پلاٹ نمبر ۲۵/۱ دارالبرکات ربوہ کے مقاطعہ گیر ہیں۔ مرحوم کی بیوہ محترمہ انجمن آراء بیگم صاحبہ نے یہ پلاٹ اپنے نام منتقل کرانے کیلئے قضاء میں درخواست دی۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو ۳۰ یوم کے اندر اطلاع دے"

(ناظم دارالقضاء)

تحریک جدید کا معیار قربانی اور امراء اضلاع

حال ہی میں تحریک جدید کی مالی قربانی کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ دیہاتی جماعتوں کا معیار قربانی امراء کرام کی خصوصی توجہ کا محتاج ہے۔
جن وجوہ سے دیہاتی جماعتیں شہری جماعتوں سے پیچھے ہیں وہ شمولیت اور مقدار چندہ ہر دو لحاظ سے اپنے اندر ترقی کی بہت گنجائش رکھتا ہے۔
ہمارا ٹارگٹ شمولیت کے اعتبار سے یہ ہے کہ ذیلی تنظیموں کے جملہ اراکین تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں اور ہر کمانے والا ہاتھ اپنی سالانہ آمد سے ساٹھویں حصہ سے کم قربانی نہ کر رہا ہو۔ چھ ہزار سالانہ آمدنی پر کم از کم یکصد روپیہ سالانہ ضرور پیش کیا جائے۔
امرائے کرام سے درخواست ہے کہ ضلع وار نظام کے تحت جو اجلاس منعقد کئے جائیں تو مذکورہ بالا دونوں اہم امور کی طرف ان میں خصوصی توجہ دلا کر عند اللہ ماجور ہوں

(وکیل المال (اوّل) تحریک جدید)

اعلانِ نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر محمد اصغر یعقوب خان ابن ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب مرحوم کے نکاح بہمراہ عزیزہ فریحہ عثمان صاحبہ بنت مکرم عثمان علیخان صاحب ساکن گلبرگ لاہور کا اعلان مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض ۲۵۰۰۰ روپے حق مہر ۱۲ اگست ۱۹۸۳ء کو دارالذکر لاہور میں کیا۔ عزیز شیخ عبدالرشید صاحب مرحوم امیر جماعت بٹالہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(بیگم ڈاکٹر محمد یعقوب خان مرحوم "دارالرحمت" ۱۴۔ ریس کورس روڈ۔ لاہور)

ولادت

مورخہ یکم ستمبر اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم منصور ناصر صاحب ایم اے لیکچرار گورنمنٹ ملت کالج ملتان کو پہلی بیٹی عطا فرمائی جس کا نام کومل تجویز ہوا ہے۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ مولیٰ کریم عزیزہ کو صاحب ایمان و اقبال بنائے اور والدین کے زیر سایہ پروان چڑھائے۔
عزیزہ مکرم الیس امیر احمد صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔ (احمدی بیگم۔ لاہور)

مکرم برادرم حبیب اللہ صاحب باجوہ مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد حنیف صاحب باجوہ کی پوتی اور مکرم عبدالقادر صاحب کی نواسی ہے۔
خاندانِ حضرت اقدس اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ خادمۂ دین، خاندان کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔
(حافظ محمد ابراہیم مربی سلسلہ حال دفتر وکالت تبشیر ربوہ)

یوم تحریک جدید

یوم تحریک جدید میں مندرجہ ذیل باتوں کا جائزہ لیں:۔
(۱) گزشتہ سال کی نسبت سالِ رواں کے وعدے کم از کم ڈیوڑھے ہوں۔
(۲) ۳۱ اکتوبر سے قبل وصولی کو سو فی صد کرنے کی بھرپور کوشش
اس قسم کی خوشکن رپورٹیں بھجوانے والی جماعتوں کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (وکیل المال اوّل)

ناظمینِ اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مورخہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ اخاء / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔
سالانہ اجتماع پر ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ کی حاضری لازمی ہے۔
ناظمین اضلاع / زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے ان کے علاوہ ہر بیس ارکان یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اے نونہالانِ احمدیت!

آپکی روحانی، اخلاقی، علمی اور جسمانی تربیت کا حامل سالانہ اجتماع ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔
ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کریں اور کثرت سے شرکت کریں۔
(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام بھائی صنعتی نمائش کے لئے زیادہ سے زیادہ اشیاء تیار کر کے لائیں۔ منتظم صنعتی نمائش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز بدیوں کو دور کرتی ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ (عنکبوت ۴۶)

ترجمہ:- یقیناً نماز بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"غرض وہ اندر جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دور جا پڑا ہے اس کو پاک کرنے اور دور سے قریب کرنے کے لئے نماز ہے اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دور کیا جاتا ہے اور اس کی بجائے پاک جذبات بھر دیئے جاتے ہیں۔ یہی سِرّ جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے یا نماز فحشاء یا مُنکر سے روکتی ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۸)

(نظارت اصلاح وارشاد)

وقف عارضی جماعت کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"جماعت میں یہ رُوح ہونی چاہیئے کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے اسی طرح جسمانی قربانی میں حصہ لے۔ استثنائی صورتوں کے علاوہ باقی جس قدر ملازم زمیندار، تاجر اور پیشہ ور اور جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں۔ میں ان سب کو تحریک کرتا ہوں کہ ایک یا دو یا تین ماہ جتنا عرصہ کوئی دے سکے تبلیغ کے لئے دے۔ یہ بھی نفلی نیکی ہے..... جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے اور ہر فرد بشر کو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ایک نظام کے ماتحت اس میں لازمی طور پر حصہ لینا پڑے گا۔"

خاکسار احباب جماعت کو اس مبارک سکیم میں حصہ لینے کی تحریک کرتا ہے۔ آج ہی اپنا فارم وقف عارضی پُر کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوگا جس میں ہر شہر، قصبہ اور گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے لجنہ اور ناصرات کی نمائندگی لازمی ہوگی۔ ہر ضلع کی صدر لجنہ کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کر کے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تلقین کریں۔

ربوہ پہنچ کر دفتر میں نام درج کروانا بہت ضروری ہے جو نمائندہ یا زائرہ اپنا نام درج نہیں کرائے گی اسے اجتماع میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ جہاں سے ایک سے زائد زائرات آئیں اُن کی نگران اُن کے ناموں اور عہدوں کی تحریری فہرست دفتر کو مہیا کریں۔

زائرات جتنی چاہیں آسکتی ہیں۔ لیکن اُن کے قیام وطعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ پر ہوگی۔ جبکہ اس کے پاس مقامی لجنہ کی صدر کی تصدیق ہو اور آنے سے قبل اطلاع بھی ہو۔ بصورت دیگر اپنا انتظام خود کریں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اعلان برائے شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ

حسب سابق اس سال بھی مرکزی شعبہ نمائش کے تحت اجتماع کے موقعہ پر صنعتی نمائش لجنہ ہال میں لگائی جائے گی۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اس میں شمولیت کی تیاری جاری رکھیں۔

(سیکرٹری نمائش)

تبرکات از کشتی نوح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنّت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر۔ لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے یہ دھوکہ نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے۔ کیوں کہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد سب سے بڑا احسان سنت کا ہے۔" (صفحہ ۸۱-۸۲)

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

جزاء الاحسان کے طور پر تحریک جدید کی قربانیوں کا اجراء

والدین کا احسان چکانا کسی کے بس کی بات نہیں مگر خلافت کی برکت سے اس عظیم ثواب میں بھرپور حصہ لیا جا سکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ہر مخلص احمدی حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اپنے بزرگوں کی قربانی جو وہ تحریک جدید کے مالی میدان میں کرتے رہے ہیں کو جاری رکھنے کا اہتمام فرمائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱ تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ جملہ قائدین علاقہ، اضلاع ومقامی کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مجالس کی نمائندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائمقام معتمد)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ باقی ہے۔ لیکن ابھی تک مجلس اطفال الاحمدیہ کے چندہ مجلس اور اجتماع کی وصولی میں کمی ہے۔ براہ کرم اس طرف فوری توجہ دیں اور سالانہ اجتماع سے قبل سو فیصد چندہ جات مرکز پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین اطفال

۱۔ آپ نے ۸۴-۱۹۸۳ء کی تجنید کی تیاری کا کام شروع کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم جلد از جلد اجتماع سے قبل نئے سال کی تجنید دفتر کو ارسال کر دیں۔

۲۔ اپنی مجلس کو حلقہ وار تقسیم کر کے اور سائقین کا تقرر کر کے اطلاع بھجوائیں۔

(سیکرٹری تجنید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

صف دوم کے زیادہ سے زیادہ انصار سائیکلوں پر سوار ہو کر مرکزی اجتماع میں شامل ہوں

نائب صدر صف دوم
انصاراللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے موقع پر نہایت مفید تبلیغی نمائش

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک تبلیغی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ نمائش جہاں احمدی احباب کے علم میں اضافہ کا موجب بنتی ہے وہاں ایسے مہمان جو جماعت میں ہنوز شامل نہیں۔ اس نمائش کے ذریعہ بہت سی مفید معلومات حاصل کرتے اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی مساعی کے بارہ میں اچھا اثر لے کر جاتے ہیں۔

نظارت اصلاح وارشاد امسال اس کوشش میں ہے کہ نمائش کو اور وسعت دی جائے اور اسے زیادہ جامع اور ہمہ گیر سطح پر منظم کیا جائے تاکہ اس کی افادیت کا دائرہ زیادہ وسیع ہو سکے۔ اس توسیع کے منصوبہ میں نظارت اصلاح و ارشاد کو آپ سے تعاون حاصل کئے بغیر کامیابی ممکن نہیں اور یہ تعاون مندرجہ ذیل طریق پر مطلوب ہے۔

(۱) اگر آپ کے پاس ایسے تبلیغی چارٹ، گراف، یا نادر تصاویر یا اہم حوالہ جات ہوں جو آپ نمائش میں پیش کئے جانے کے قابل سمجھتے ہیں تو پہلے مرحلہ میں آپ نظارت کو ایسے مواد کی تفصیل کے ساتھ صرف اطلاع بھجوا دیں۔ جب دوسرے مرحلہ پر یہ اصل مواد آپ سے طلب کیا جائے تو بحفاظت اسے مرکز میں پہنچانے کا بندوبست فرمائیں۔ استعمال کے بعد نظارت پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ مواد آپ کو واپس کر دے گی۔

(۲) نمائش کو مفید اور مؤثر بنانے کے سلسلہ میں اگر آپ کے ذہن میں کوئی تجویز آئے تو آپ ایسی تجویز نظارت اصلاح وارشاد کو ضرور تحریر فرمائیں۔ نظارت آپ کی شکر گزار ہوگی۔

(۳) جلسہ سالانہ پر جب تشریف لائیں تو یہ نمائش ضرور دیکھیں اور اپنے غیر از جماعت مہمانوں کو بھی ضرور دکھائیں۔

(۴) نمائش کی کامیابی کے لئے عموماً اور جلسہ سالانہ کی مجموعی طور پر کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی برکت اور کامیابی کے غیب سے سامان کر دے اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے آمین

(ناظر اصلاح وارشاد)

ایمان افروز ✱ قابلِ تقلید ✱ روح پرور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب امریکہ کیلئے پانچ نئے مشن ہاؤسز و مساجد کیلئے جو تحریک فرمائی اس پر والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے ایمان و اخلاص کے غیر معمولی واقعات دیکھنے میں آ رہے ہیں جن سے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے معمور ہو رہے ہیں کہ اس نے جماعت کو کیسے کیسے فدائی اور جاں نثار عطا کئے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ مکرم اکرام الحق جتالہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر فوری طور پر لبیک کہتے ہوئے حضور کی خواہش کہ کم از کم (۳،۸۰۰) تین ہزار آٹھ سو ڈالرز ادا کریں اس قدر ادائیگی کر دی تھی۔ ان کو یہ تحریک ملنے پر کہ اپنے وعدہ اور ادائیگیوں کا معیار مزید بلند کریں ان پر ایسا فوری اثر ہوا کہ انہوں نے فوراً اپنا وعدہ ۳،۸۰۰ ڈالر سے بڑھا کر (۱۰،۰۰۰) دس ہزار ڈالر کر دیا اور ۱،۲۰۰ ڈالر کی مزید نقد ادائیگی کر کے کل ۵،۰۰۰ ہزار ڈالر ادا کرتے ہوئے بقیہ ۵،۰۰۰ ڈالر ایک سال کے اندر اندر ادا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کو بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ ان کو اپنے وعدہ کی ساری رقم وقت کے اندر ادا کرنے کیلئے سامان پیدا فرمائے ان کے رزق میں مزید فراخی عطا کرے۔ اور انہیں دائمی خوشیوں سے معمور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال ثانی، تحریک جدید)

(بقیہ صفحہ اوّل)

سے ایک ایک نمائندہ اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب بطور حضرت مسیح موعودؑ کے صحبت یافتہ بزرگ شامل ہوئے۔ مقامی جماعت کے باقی افراد نے بطور زائر شرکت کی۔

ایجنڈا کے مطابق چار تجاویز پیش ہوئیں تبلیغی اور تربیتی امور کے متعلق حضور نے اہم فیصلے فرمائے اور جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے تنظیمی ڈھانچے کی تشکیل فرمائی۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھانے کے بعد حضور نے مجلس عرفان میں تشریف فرما ہو کر سوا تین گھنٹے تک متعدد علمی، مذہبی، سائنسی اور معاشرتی موضوعات سے متعلق متعدد سوالات کے جواب دیئے۔ آخر میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے جملہ افراد نے حضور کے دستِ مبارک پر عہدِ بیعت کی تجدید کرنے کی سعادت پائی۔ اس مجلس میں حضور کے ارشاد پر حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بڑے روح پرور ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔ اس روز صبح اور پچھلے پہر ۲½ گھنٹے بعض احباب جماعت سے حضور نے انفرادی ملاقاتیں بھی فرمائیں۔

(بقیہ اخبار احمدیہ)

اپریشن ہونے والا ہے۔ تمام بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ بھائی جان کی صحت اور اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بینائی بحال کرے اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین

(خاکسار ثاکرہ اہلیہ شیخ لطیف الرحمٰن سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

آل ربوہ بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ کا افتتاح

شعبہ صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہونے والے آل ربوہ بیڈمنٹن و ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء بوقت ۴½ بجے شام ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

احباب سے اس تقریب میں شرکت کی درخواست ہے۔ تمام کھلاڑیوں کی اس موقع پر حاضری لازمی ہے۔

(مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحومؒ کے حالات زندگی

خاکسار نے حضرت ابا جان مرحومؒ کی سوانح عمری مرتب کرنے کی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے اجازت چاہی جس پر حضور اقدس نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اس سلسلہ میں خاکسار اس اعلان کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد سے التماس کرتا ہے کہ وہ حضرت ابا جان مرحومؒ کی ذات سے متعلق واقعات، قبولیت دعا کے نشانات، تبلیغی مہمات کی خصوصی روداد، آپ کی تصاویر، جماعتی دوروں کے چیدہ چیدہ حالات آپ کی مسحور کن تقاریر کے خوشکن اثرات بالخصوص غیر از جماعت افراد پر اور ان کا فوری قبولِ اسلام، آپ کے ان گنت مناظرات کے خصوصی پہلو، آپ کے رویاء و کشوف اور دیگر امور پر مبنی حالات اگر مندرجہ ذیل پتہ جات پر ارسال فرما سکیں تو اس کتاب کی تدوین میں بہت مفید ثابت ہوں گے۔ اسی طرح اگر کوئی صاحب اس کتاب میں اپنا کوئی مضمون یا تاثرات لکھنے کے خواہش مند ہوں وہ بھی خاکسار سے یا خاکسار کے بہنوئی ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ سے رجوع فرمائیں۔

پتہ جات حسب ذیل ہیں:-

۱۔ بیگم صاحبہ مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم ۶۹۔ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ

۲۔ عبدالرب انور محمود خان 4085 MIRA COSTA St. OCEANSIDE CAL 950256 USA

۳۔ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ۷۰۔ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ

ضرورت معلم

جماعت احمدیہ بھڈال کو بچوں کے پڑھانے کیلئے معلم کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ کے علاوہ خوراک اور رہائش کا بندوبست بھی کیا جائے گا خواہشمند حضرات خاکسار سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(صوفی محمد اسحٰق صدر جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ)

-• خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے صحت بھی ٹھیک نہیں

(محمود انور خوشنویس ربوہ)